يد الله على الجماعة - ترمذی
لا جماعة الا بامارة - دارمی

بانی: مجتہد العصر مفتی دوران حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 54	جمعۃ المبارک	21 محرم 1431ھ 8 تا 14 جنوری 10ء	شمارہ 1	فون 7656730 فیکس 7659847

تنظیم اہل حدیث کا سال جدید

54سال کا آغاز:۔

زیر نظر شمارہ سے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" اپنی عمر عزیز کے ترپن سال میں گامزن ہو رہا ہے یعنی جلد نمبر 54 کا پہلا شمارہ ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا۔ قیام پاکستان کے بعد جن پر آشوب اور مایوس کن حالات میں "تنظیم اہل حدیث" نے اپنے دور جدید میں قدم رکھا وہ نہایت حوصلہ شکن تھے۔ قیامت خیز انقلاب نے پوری دنیا کو زیروزبر کردیا تھا۔ تاریخ کا آئینہ اتنا تاریک ہو چکا تھا کہ کوئی شخص اپنے مستقبل کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا تھا۔ ایسے حالات میں "تنظیم اہل حدیث" کا منصہ شہود پر آنا رب العزت کا خاص فضل و کرم تھا۔ اس کے بانی فقیہ العصر مفتی زماں حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی "، خطیب اسلام مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی " اور سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی " کی سرپرستی میں توحید وسنت کا یہ ستارہ صحافت پر دوبارہ چمکا اور بفضلہ تعالیٰ آج تک روشن، ضوفشاں ہے۔

"**تنظیم اہل حدیث**" توحید وسنت کا داعی، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا مبلغ، مسلک اہل حدیث کا ترجمان، قاطع شرک وبدعت، نظام خانقاہی کی ضلالتوں کے مقابلہ میں روشن مینار، فتنۂ انکار حدیث کے سامنے تیغ بے نیام، ہر قسم کی ملحدانہ اور بے دین طاقتوں کے سامنے سینہ سپر۔

"**تنظیم اہلحدیث**" کے مبارک سفر کا آغاز حضرت العلام کی عجز و نیاز سے لبریز طویل (عربی) دعاء سے ہوا تھا اس کے چند جملے اردو زبان میں ترجمہ شدہ یہ ہیں۔

اے اللہ! ہم تیرے عاجز اور کمزور بندے ہیں، تیرے دین کی اشاعت اور تیرے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی تبلیغ کے جذبہ سے میدان میں آئے ہیں۔ تو ہماری کمزوریوں کو رفع فرما اور ہمارے ناتواں بازوؤں میں قوت پیدا کردے۔ ہمارے ولولہ تبلیغ اور جذبہ عمل میں خلوص عطا فرما، ہماری نیتوں میں برکت اور اعمال میں خلوص اور اتباع سنت کا نور پیدا فرما، اے ارحم الراحمین تیرے دین کا بول بالا ہمارا مقصد وحید ہے ہمیں استقامت کی دولت سے نواز کر تو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم

فتنہ مال سے بچنے کی تلقین

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعِسَ عَبْدُالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ۔ [صحیح بخاری کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال حدیث: ٦٤٠٥]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادر کے بندے، سیاہ کملی کے بندے تباہ ہو گئے اگر انہیں دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

انسان کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ مال سے بہت محبت کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ مال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ''یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے فتنہ ہے۔''

جب مال کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ کیا جائے، مال و زر پر تکبر کیا جائے، اسے فخر و غرور کا سامان سمجھ لیا جائے، اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنے کی بجائے بخل کیا جائے، تو مال یقیناً آزمائش اور فتنہ ہی ہوگا۔ کسی کو جتنا بھی مال مل جائے تو وہ اسے بڑھانے کے لیے سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

اگر انسان کے پاس ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں جو بھر سکتی ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔ [حوالہ مذکورہ حدیث: ٦٤٣٩]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دعا صحیح بخاری حوالہ مذکورہ میں ذکر ہے: ''اے اللہ ہم تو اس کے سوا کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم طبعی طور پر خوش ہوں، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس مال کو حق جگہ پر خرچ کرنے کی توفیق دے۔

جو مال انسان اللہ کے راستے میں خرچ کر دے وہی اس کا مال ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ۔ پھر اس کا مال وہ ہے جو اس (موت سے پہلے) اللہ کے راستہ میں خرچ کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ چھوڑ کر مرا۔ [حوالہ مذکورہ حدیث: ٦٤٤٢]

اللہ کے راستے میں مال زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا اور مال خرچ کرنے میں بخل نہ کرنا اور مال کے ذریعے اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ہی مال کے استعمال کے صحیح آداب ہیں۔

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 1
21 محرم ☆ 1431ھ
8 جنوری ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: حافظ محسن یوسف
0321-4025503

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	6
دعوت عام حضرت مسیح......	8
تکبر... رذائل اخلاق کا خلاصہ	10
امریکہ کے عزائم	13
حافظ بنیامین طور	18

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ

مگر توجہ ہم کرتے نہیں

عدل اسلام کا اتنا مضبوط شعبہ ہے کہ کوئی ہم سے کہے اسلام کو ایک لفظ میں بیان کرو تو وہ لفظ ہے عدل اسلام عدل کا دوسرا نام ہے۔ عدل وہ لفظ ہے جو اسلام کے تمام شعبوں کی ترجمانی کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد، علم، شہادت، تفسیر، حدیث، سخاوت، تقوی یا تہجد اس کی تعبیر نہیں کرسکتا۔

قرآن مجید 6236 آیات پر مشتمل ہے کوئی پوچھے صرف ایک آیت میں قرآن سمجھاؤ تو وہ آیت "اَعْدَلُ اٰیۃٍ فِی الْقُرآن" "اِنَّ اللّٰہ یامر بالعدل ...... ہے۔ عدل والی سب سے زیادہ عدل بتانے والی، قرآن کا نچوڑ، سارا اسلام دو چیزوں پر ہے "امر اور نہی" امر ...... یہ کرو، نہی ...... یہ نہ کرو۔ عدل، احسان اور رشتے داروں کو عطا کرنا یہ تینوں چیزیں جڑ ہیں جن سے سارے ارکان اسلام وعقائد ایمان جڑ جاتے ہیں۔ فحشا (فحاشی)، منکرات (برائیاں) اور بغی (بغاوت) ان سے سارے نہ کرنے کے کام جڑ جاتے ہیں۔

عدل زندہ ہوتا ہے تو پوری دنیا امن وامان اور سکھ چین کا سانس لیتی ہے۔ عدل بک جائے اور مظلوم سسکنے لگے تو سونے چاندی کی بارش بھی سکھ چین نہیں دے سکتی۔ مشرک کا علم ہمارا رہبر نہیں بن سکتا کیوں کہ "اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ o" [الانعام: ۱] جو لوگ کفر کرتے ہیں وہی اللہ کے ساتھ (مخلوق کو) برابر کرتے ہیں لہٰذا وہ مشرک ہیں اس کا علم اندھا ہے کاغذی پھول گلاب کے برابر، ربڑ کے پودے باغ کے پودوں کے برابر یا جہالت کا اندھیرا نورِ علم کے برابر کیسے ہوسکتا ہے یہ عدل ہی ہے کہ ہر مخلوق اپنے اپنے دائرے میں دوسروں سے ٹکرائے بغیر فرض ادا کر رہی ہے جیسے سورج، چاند، ستارے، دریا، ہوائیں، دن، رات۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زلزلہ آیا ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا اٹھا کے زمین پر مارا (اسکنی یا ارض انی عدل) اے زمین ساکن ہو جا (کیا تجھ پر کوئی ظلم ہوا ہے؟) یقیناً (اللہ کے فضل سے) میں عادل ہوں۔ یاد رکھیے اگر عدل نہیں تو دونوں میاں بیوی کبھی خوش نہیں رہ

سکتے۔ والدین بچوں سے عدل نہ کریں، وہ خوش نہیں رہ سکتے معلم طلبہ سے عدل نہ کرے وہ باغی ہو جائیں گے (لہٰذا عدل کریں کہ وہ تقویٰ کے نہایت ہی قریب ہے) [الآیۃ] تقویٰ تو ہوتا ہی دل میں ہے۔ زبان سے ایک بچے سے خوب محبت کا اظہار کرنا دوسرے کو چپ کی مار مارنا، کھلانا پلانا ایک جیسا یہ عدل نہیں ہے۔

حقوق کی ادائیگی میں توازن جو بے لاگ ہو مساوات نہیں انصاف، جتنا جس کا حق بنتا ہے اتنا اسے دیا جائے، جتنا بیٹی کا بنے اتنا اسے اور جتنا بیوی کا بنے اتنا اسے...... یہ نہ ہو کہ بیٹی یا بیٹے سے زیادہ بیوی سے پیار ہو، ہاں ضرور ہو لیکن پوری شفقت سے بچے محروم نہ رہیں اسی طرح ماں کا حق بلکہ حقوق ادا کرنے میں بخل نہ ہو لیکن یہ بھی نہ ہو کہ باہر میاں لکھ ہزاری، گھر میں بیوی کرموں کی ماری، گھر جسے امن و امان کا گہوارہ ہونا چاہیے وہ آج سکون سے محروم ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لیے فرمایا کہ ہم تو فرائض کی ادائیگی کے لیے سارا سارا دن بلکہ رات کا اکثر حصہ بھی امت کے مسائل حل کرنے میں صرف کرتے ہیں لیکن وہ بے چاری گھر میں محبوس ہے کپڑے دھو رہی ہے کھانے پکا رہی ہے بچوں کو سنبھال رہی ہے مہمان نوازی کر رہی ہے اور کیا کیا نہیں کر رہی۔ لہٰذا اگر کبھی وہ خفا ہو جائے تو یہ بھی اس کا حق ہے اگر غلط فہمی ہے تو دور کریں۔ جائز شکوہ ہے تو اس کا مداوا کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! جب آپ مجھ سے خفا ہوتی ہیں تو میں سمجھ جاتا ہوں سیدہ نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو میرے روٹھنے کا کیسے پتہ چلتا ہے؟ ارشاد فرمایا جب آپ روٹھتی ہیں تو قسم کی ضرورت پڑنے پر کہتی ہو ابراہیمؑ کے رب کی قسم! اور جب خوشی کی حالت میں قسم کھاتی ہیں تو کہتی ہیں محمد ﷺ کے رب کی قسم! کتاب ''اسلامی دولہا'' میں محمد الیاس عادل نے [ص ۱۴۲] پر تحریر کیا ہے: ''اکثر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ بیوی نے میکے جانے کی اجازت مانگی تو بلاوجہ انکار کر دیا گیا، بعض دفعہ سختی سے منع کر دیا۔ بیوی نے منانا چاہا تو پھر بھی اجازت نہ ملی خاوند دیر سے گھر آیا تو بیوی نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو جھڑک کر خاموش کرا دیا کہ کیا وجہ بتانا ضروری ہے'' بعض دفعہ کوئی جائز فرمائش کی تو میاں نے پوری کی نہ معقول وجہ بیان کی۔ چند دن پوچھتے رہنے پر میاں تلخ ہو گیا، اس پر فطرتاً بیوی بھی صدمے سے خاموشی سادھ لیتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ نرمی اور پیار سے دل جوئی کر کے سمجھا دیا جائے۔ بجائے چپ کی مار یا ڈانٹ ڈپٹ دونوں ہی نامناسب ہیں وہ آپ کے گھر کی اہم ترین رکن ہے اس کی تمام تر امیدوں اور امنگوں کا محور تو خاوند ہی ہے فرمائش کرتی ہے تو آپ سے، اجازت مانگتی ہے تو آپ سے، آپکو خوش ہونا چاہیے کہ کس قدر سلیقہ شعار اور تابع فرمان ہے کہ کوئی بھی کام آپ کی اجازت یا منشا کے بغیر نہیں کرتی۔ بیوی کی ناراضگی وقتی ہوتی ہے کیونکہ وہ خاوند کی خاطر اپنے ماں باپ بہن بھائیوں سب رشتوں بلکہ اس گھر بار کو چھوڑ آتی ہے جہاں اس کی زندگی کا ایک طویل عرصہ گزرا ہوتا ہے وہ اس انتظار میں ہوتی ہے کہ کب خاوند پیار کے دو بول بولے تو وہ راضی ہی راضی محاورہ ہے ''میاں بیوی راضی تے کیہہ کرے گا قاضی'' جس کی خاطر سب کو چھوڑا وہ ہی اگر دو میٹھے بول پیار بھرے لہجے میں نہ بولے گا تو پھر اس مسکینہ کے دل پر جو بیتتی ہے وہ وہی جانتی ہے یا اس کا اللہ جانتا ہے جو یقیناً علیم بذات الصدور ہے۔ اللہ ہمارے گھروں کو محبت کے گہوارے بنائے آمین۔

یہی معاملہ ہمارے قومی ملکی سیاسی اور عالمی سطح پر ہے کہ ہم اپنے ہی وطن کے اپنے ہی مسلم بھائیوں کی سنتے ہیں نہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں آپس میں لڑ لڑ کر ہر محاذ پر خود ہی کمزور ہو رہے ہیں۔ دشمن ہمارے سینوں پر سوار ہے اور ذمہ داران نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں کہ اللہ مالک ہے حالاں کہ اللہ کا فرمان ہے کہ ''انتم الاعلون ان کنتم مومنین'' ''تم ہی سربلند ہو گے بشرطیکہ تم مومن ہو'' مگر ہم ہیں کہ اللہ رب العزت کے فرمان پر توجہ کرتے ہی نہیں۔ شاعر نے ہماری کیفیت کو جس انداز میں اشعار میں سمویا ہے اللہ کرے کہ ہمارے دل میں یہ بات اتر جائے اور ہمارا آئندہ سال محبت، شفقت، رزق حلال کمانے کھانے کا محتاجوں کی دستگیری، فرائض منصبی سے بطریق احسن عہدہ برا ہونے بلکہ رجوع الی اللہ والقرآن، رجوع الی الرسول ﷺ والسنۃ اور عدل وانصاف کا امن وچین کا ہو۔ (آمین)

قرآن گھر میں ہے مگر ہم پڑھتے نہیں — ذرا بھی اللہ کا خوف ہم کرتے نہیں
زلزلوں کے جھٹکوں سے اٹھ جاتے ہیں فوراً — سن کر اذان کبھی ہم اٹھتے نہیں
ہمیں آتی ہے مصیبت تو اللہ یاد آتا ہے — ورنہ کبھی سر سجدے میں ہم رکھتے نہیں
کانوں میں اذان کی بھلا کیسے آئے آواز — بند تو کبھی ٹی وی ہم کرتے نہیں
صورت سے تو انسان نظر آتے ہیں ہم — مگر سیرت سے تو مسلمان ہم لگتے نہیں

الاستفتاء

حافظ عبدالغفار روپڑی

وراثت اور گروی کے مسائل

سوال نمبر:1 کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ میرا چھوٹا بھائی حکیم محمد زبیر حمید بن عبدالحمید فوت ہوگیا ہے وہ اپنے پیچھے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بیٹے کی بیوہ چھوڑ گیا ہے اور مرنے والے کا ایک بڑا بھائی مسمی قاسم حمید بقید حیات ہے ہم چاہتے ہیں حکیم محمد زبیر حمید مرحوم کا ترکہ قرآن وحدیث کے مطابق تقسیم کیا جائے لہٰذا ہماری رہنمائی کرتے ہوئے اس وراثت کی شرعی تقسیم بتلائیں تاکہ تمام ورثاء کو ان کا شرعی حق مل سکے۔

سائل: قاسم حمید لاہور

سوال نمبر:2 ایک آدمی کسی سے قرض لیکر اپنی زمین اس کے پاس گروی رکھ دیتا ہے اب وہ آدمی جس نے قرض دیا ہے وہ اس کی زمین کو استعمال کر سکتا ہے یا نہیں اگر استعمال کر سکتا ہے تو وہ کس صورت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل: خالد محمود صادق کنگن پور

جواب نمبر:1 ......الجواب بعون الوھاب: حدیث میں ہے ایک آدمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جب میت کے ورثاء میں ایک بیٹی، پوتی، بہن ہو تو میت کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ "اقضی فیھا بما قضی النبی ﷺ للابنۃ النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین ومابقی فللاخت" کہ میں اس معاملہ میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو خود نبی ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو 3/6 اور پوتی کو 1/6 تاکہ قرآن کے حکم کے مطابق "فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ" 2/3 حصہ مکمل ہو جائے جو باقی بچے وہ بہن کو مل جائے گا۔[بخاری شریف کتاب الفرائض باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ صفحہ ۹۹۷]

صورت مسئولہ: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق میت کی وراثت اس طرح تقسیم ہوگی بیٹے کی بیوہ محروم رہے گی کل ترکہ سے بیٹی کو 3/6 اور پوتی کو 1/6 اور جو باقی بچے گا وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان "فما بقی فلاولیٰ رجل ذکر" ہر حصہ والے کو اس کا حصہ دینے کے بعد باقی بچنے والا ترکہ میت کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار مرد کو مل جائے گا۔

جواب نمبر:2 ......اللہ تعالیٰ نے چیز کو گروی رکھنا جائز قرار دیا ہے گروی رکھی گئی چیز حقیقت میں اس کے عوض دیئے گئے قرض کی ضمانت ہوتی ہے تاکہ قرض لینے والا مقررہ مدت میں قرض واپس کرے اگر وہ اس دوران قرض واپس نہیں کرتا تو مرتہین یعنی قرض دینے والا اس چیز کو فروخت کر کے اپنی رقم پوری کرلے اگر کچھ بچے تو وہ اصل مالک کو واپس مل جائیگی اگر کچھ کم ہو تو پھر گروی رکھی ہوئی چیز کا اصل مالک اس نقصان کو پورا کرے گا۔

کیونکہ بطور ضمانت رکھی گئی چیز صرف اس لیے ہوتی ہے تاکہ قرض میں دی گئی رقم کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے اس لیے اس سے انتفاع اٹھانا کسی صورت جائز نہیں چونکہ حدیث میں ہے کل قرض جر منفعۃ فھو ربا ہر وہ قرض جو فائدہ کا باعث ہو وہ سود ہے۔[ارواء الغلیل ج ۵ ص ۲۳۵] اسی طرح الممتع فی شرح المقنع ج ۳ ص ۲۱۰ میں ہے کل قرض جر منفعۃ فھو حرام ہر وہ قرض جو فائدہ کا باعث بنے وہ حرام ہے اس لیے قرض دی گئی رقم کے عوض کسی قسم کا فائدہ اٹھانا سود کہلائے گا اور وہ حرام ہوگا۔

صورت مسئولہ میں زمین کو گروی رکھ کر قرض لینا شرعاً جائز ہے لیکن مرتہین یعنی قرض دینے والا زمین سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ قرض کے عوض فائدہ اٹھانا رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اگر مرتہین گروی شدہ زمین سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو پھر اسے زمین کا مروجہ ٹھیکہ یا حصہ زمین کے اصل مالک کو دینا پڑے گا اگر وہ اس کے بغیر فائدہ حاصل کرے تو وہ سود اور حرام ہوگا۔ھذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب۔

سورۃ آل عمران

(قسط نمبر:10) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل جامعہ ام القری مکہ مکرمہ)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١٨)

اللہ تعالی، فرشتے اور اہل علم اس بات پر گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں وہ عدل کے ساتھ (دنیا کو) قائم رکھنے والا ہے اُس خوب غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:۔

شَهِدَ: گواہی دی

قَآئِمًا: قائم رکھنے والا

بِالْقِسْطِ: انصاف (عدل)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: (زمین آسمان میں) اس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔

ماقبل سے مناسبت:۔

سابقہ آیت میں متقی اور پرہیزگاروں کی صفات اور علامات کو بیان کیا گیا سورۃ کی ابتدا اور اس مقام پر دوبارہ عقیدہ توحید کا درس دینے کی وجہ یہی ہے کہ تقوی کی انمول دولت کا حصول اسی وقت ہوگا کہ جب انسان عقیدہ توحید میں مضبوط ہوگا یعنی عقیدہ توحید ہی وہ چیز ہے کہ جو انسان کے دل میں اللہ مالک الملک احکم الحاکمین کا ڈر پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

شان نزول:۔

محمد بن سائب الکلبی فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو شام کے علماء میں سے دو عالم آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ ان میں سے ایک نے المدینۃ المنورہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ شہر تو اس نبی آخرالزماں کے شہر سے بڑی مماثلت رکھتا ہے کہ جو نبی آخری زمانہ میں آ گیا (یعنی آخری نبی) چنانچہ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آخری نبی ﷺ کی صفات کی بنا پر آپ ﷺ کو پہچان لیا وہ کہنے لگے کیا آپ محمد ﷺ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں انہوں نے پھر پوچھا کیا آپ محمد ﷺ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں ہی احمد اور محمد ﷺ ہوں انہوں نے کہا ہم آپ سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اگر آپ نے اس کا جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان بھی لائیں گے اور آپ ﷺ کی تصدیق بھی کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا پوچھو تو انہوں نے کہا ''اَخْبِرْنَا عَنْ اَعْظَمِ شَهَادَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى'' کتاب اللہ میں موجود سب سے بڑی گواہی کے متعلق ہمیں بتائیں؟ تو آپ ﷺ پر اللہ تعالی نے یہ آیت (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لا اله الا هو ...... الی آخرہ) نازل فرمائی چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے

[اسباب النزول لنیسا بوری ص ٥٤][التفسیر الکبیر لطبرانی ج ٢ ص ٢٤][تفسیر البغوی ج ٢ ص ١٧]

التوضیح:۔

''شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ'' اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اپنی وحدانیت کا پختہ ترین ثبوت پیش کیا ہے وہ مالک کائنات کی اپنی وحدانیت پر اپنی ہی شہادت ہے۔

شہادت کا معنی:۔

شہادت کا معنی ہے بیان کرنا اور قطعی طور پر مطلع کرنا یعنی اللہ تعالی نے اپنے بیان اور تخلیق سے اپنی وحدانیت اور الوہیت کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی سب سے پہلے اللہ تعالی نے اپنی الوہیت، ربوبیت اور وحدانیت پر بذات خود گواہی دی۔ یعنی معبود برحق صرف اور صرف اللہ تعالی ہی کی ذات ہے لہٰذا ہر قسم کی عبادت خالص اسی کے لیے ہونی چاہیے اس کی اطاعت فرض ہے کیونکہ وہ تنہا ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے وہ ہر قسم

کے نقص سے پاک ہے وہ تمام صفات کریمہ سے متصف اور عظیم نعمتیں دینے والا ہے اس لیے مخلوق پر اس کا حق ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اس کے اوامر کو بجالایا جائے اور اس کی نواہی سے اجتناب کیا جائے اور انسانی زندگی کا ہر زاویہ، ہر رخ اور ہر پہلو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے صراط مستقیم کے مطابق ہونا چاہیے۔

اپنی گواہی کے بعد اللہ تعالیٰ: ''وَالْمَلٰٓئِکَۃُ'' کہہ کر فرشتوں کی گواہی کا ذکر کیا۔ جو مالک کائنات کی قدرت کاملہ کے عینی گواہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی معزز مخلوق ہیں۔

فرشتوں کی گواہی کے بعد ''اُولُوا الْعِلْمِ'' کہہ کر یہ بتلانا مقصود ہے کہ علماء حق کی گواہی ایک معتبر شہادت ہوتی ہے یہ اہل علم پرچم توحید کو بلند کر کے توحید باری تعالیٰ ہر حال اور ہر مقام پر بلاخوف وخطر بیان کرتے ہیں اسی لیے علماء حق کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہر مشکل سے مشکل دور میں بھی انہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل رہی۔

اہل علم کی گواہی اس لیے بھی معتبر ہے کہ تمام شرعی امور میں انہیں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے: ''فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ'' یعنی اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو اہل علم سے استفسار کیا کرو۔

یہ آیت کریمہ توحید کی اہمیت کے ساتھ ساتھ علماء حق کی فضیلت کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ساتھ اہل علم کی گواہی کو معتبر قرار دے کر اہل علم کو عزت وشرف سے نوازا۔

''قَآئِمًا بِالْقِسْطِ''

توحید کی گواہی اور اہمیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ توحید کے بعد اہم معاملہ عدل وانصاف ہے اور اس معاملے میں وحدہ لاشریک ازل سے انصاف کے ساتھ متصف ہے۔

''قَآئِمًا'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے یعنی وہ مالک الملک ہر وقت اور ہر حال میں ایسا ہی ہے۔

''اَلْقِسْطِ'' کا معنی ہے کہ ہر چیز اپنے مدار میں درست کام کرتی رہے کائنات کی ہر چیز اپنے دائرہ کار میں رہ کر درست سمت رواں دواں ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی عین عکاسی کرتی ہے۔ آیت کے آخر میں ایک مرتبہ پھر اللہ تعالیٰ کی اپنی وحدانیت کا ذکر فرمایا اور کہا کہ وہ احکم الحاکمین خوب غالب ہے یعنی کوئی بھی چیز اسے مغلوب نہیں کرسکتی اور اس کا ہر کام، ہر تخلیق اور ہر تصرف پر حکمت ہے۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:۔

(۱) اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات، ذات اور افعال میں یکتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر بذات خود گواہی دی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور علماء حق بھی اس کی وحدانیت پر گواہ ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ خوب غالب اور خوب حکمت والے ہیں۔

حافظ عبدالرزاق صاحب سعیدی کو صدمہ!

برادر اصغر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حکیم حافظ عبدالرزاق صاحب سعیدی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ ومہتمم دارالعلوم رحمانیہ اڈا لاریاں منڈی فاروق آباد کے چھوٹے بھائی ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب آف ڈیرہ ملاسنگھ 11 دسمبر 2009ء بروز جمعۃ المبارک کی صبح حرکت قلب بند ہوجانے سے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) حافظ صاحب کچھ عرصہ سے پے در پے صدمات کی زد میں تھے اب چھوٹے بھائی کی موت کا صدمہ اچانک آپہنچا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو یہ صدمہ بھی برداشت کرنے کی ہمت وتوفیق بخشے۔ (آمین)

مرحوم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب انتہائی نیک سیرت، خوش اخلاق وخوش گفتار، مہمان نواز، صوم صلوٰۃ کے پابند اور دینی وجماعتی کاموں میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ جمعہ سہ پہر ڈیرہ ملاسنگھ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ قاری محمد اسمٰعیل اسد حافظ آبادی نے بڑے رقت آمیز لہجے میں پڑھائی جس سے ہر آنکھ اشکبار تھی نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر کے لوگوں نے بالعموم اور جماعتی احباب اور علماء کرام نے بالخصوص کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حافظ عبدالوہاب روپڑی نے حافظ عبدالرزاق کی رہائش گاہ پر اظہار تعزیت کیا۔ نماز جنازہ سے قبل پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، مولانا کاشف نواز رندھاوا اور مولانا محمد اسحاق نوشہروی نے فکر آخرت پر گفتگو کی۔

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تنظیم اہلحدیث: ادارہ محترم حافظ عبدالرزاق صاحب سعیدی کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

دعوت عام حضرت مسیح علیہ السلام کے سچے مسیحیوں کے نام

ڈاکٹر میاں عبدالسمیع حقانی پتوکی

جو مسیحی آنکھوں سے دیکھتے اور حقیقت معلوم کرتے ہیں کانوں سے سنتے اور صداقت کو سمجھتے ہیں دل رکھتے اور ان سے غور کرتے ہیں انہی کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے''
[یوحنا کی انجیل ۱۴:۱۵]

جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔
[یوحنا کی انجیل ۱۴:۱۵]

پیارے بھائیو! پہلے نبیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے کی خوشخبری سنائی مگر بدقسمت یہود نے ان کی پیش گوئیوں پر ایمان رکھتے ہوئے بھی حضرت مسیح کو قبول نہ کیا اور جیسا کہ حضرت مسیح نے فرمایا: ''اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں'' [متی کی انجیل ۱۳:۱۵]

سیدنا مسیح علیہ السلام کے محبو! جس طرح پہلے نبیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے کی بشارت دی مگر ان کے ماننے والے یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کا انکار کر کے اپنی گمراہی اور بدقسمتی پر مہر لگا دی اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اپنے بعد ایک عظیم الشان نبی اور تسلی دینے والے کے آنے کی بشارت دی جس کی تلاش کرنا اور اس پر ایمان لانا ہر سچے مسیحی بھائی کا فرض اور ایمان ہے ایسا ہو کہ ان پیش گوئیوں اور تعلیمات سے بے خبر رہ کر اور اس پر ایمان نہ لا کر مسیحی بھائی حضرت مسیح علیہ السلام کے نافرمان اور گمراہ ٹھہریں۔

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے وحی کے ذریعے سن کر فرمایا:

(۱)......اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار'' (COMFORTOR تسلی دینے والا) بخشے کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔
[یوحنا کی انجیل ۱۵:۱۶]

اردو میں جس لفظ کا ترجمہ ''مددگار'' کیا گیا ہے۔ انگریزی انجیل میں وہ لفظ (COMFORTOR ہے) اور اس میں پہلا حرف C بڑا ہے۔ گویا کہ اسم معرفہ (PROPERNOUN ہے) جس کا ترجمہ کرنا درست نہیں اور انگریزی میں یہ ترجمہ یونانی انجیل سے کیا گیا ہے جہاں اصل لفظ۔ (PARACLETE) یا فارقلیط بھی اسم معرفہ یعنی خاص شخص کا نام ہے اردو کی پرانی انجیلوں میں بھی یہ ترجمہ تسلی دہندہ ہی تھا۔

(۲)......میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وہ مددگار (فارقلیط، تسلی دینے والا، ناقل) یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ [یوحنا کی انجیل ۱۴:۲۵:۲۶]

(۳)......اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہیں کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ [یوحنا کی انجیل ۱۴:۳۰]

(۴)......لیکن جب وہ مددگار (تسلی دینے والا) آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دیگا۔ [یوحنا کی انجیل ۱۵:۲۶]

(۵)......لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار (تسلی دینے والا) تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا تو وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔
[یوحنا کی انجیل ۱۶:۱۲:۱۴]

ہم نے اوپر انجیل کی کئی پیش گوئیاں پیش کی ہیں انہیں بار بار پڑھیے اور غور کیجیے۔

کیا یہ سچ نہیں کہ:

حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک تسلی دینے والے کی بشارت دی؟

(۱)......جو حضرت مسیح علیہ السلام کی مانند دوسرا تسلی دینے والا ہو۔

(۲)......جو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پاکر تعلیم دے گا۔

(۳)......جو ایسی تعلیم دے گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ دے سکے اور جس کی دنیا کو ابھی ضرورت تھی۔

(۴)......جس کی تعلیم، حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو مکمل اور پورا کرے گی

(۵)......جس کی مکمل تعلیم اور نبوت تا ابد یعنی قیامت رہے گی اور جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

(۶)......جو اپنی مکمل اور بہتر تعلیم، ابد تک ساتھ رہنے اور سردار کی حیثیت سے وہ حضرت مسیحؑ سے افضل ہوگا۔

(۷)......جو حضرت مسیحؑ کی رسالت، راستبازی اور نبوت کی تصدیق کرے گا اور آپؑ کے مخالف یہود کو گناہ گار اور قصوروار ٹھہرائے گا۔

(۸)......جو حضرت مسیحؑ کے جلال کو ظاہر کرے گا یعنی اپنی تعلیم اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی سے ایسی امت تیار کرے گا، جو حضرت مسیحؑ پر ایمان رکھے گی اور اپنی نیکی اور پرہیزگاری سے دنیا کو انصاف، امن اور نیکی سے بھر دے گی اور حضرت مسیحؑ کے الفاظ: ''میں تم سے کہتا ہوں خدا تعالیٰ کی بادشاہی تم سے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا کی مصداق اور مستحق ہوگی''

[متی کی انجیل ۲۱: ۴۴]

(۹)......اور حضرت مسیحؑ نے اپنے پیارے شاگردوں کو اس تسلی دینے والے مددگار پر ایمان لانے کی تلقین و تاکید کی۔

<u>ذرا غور کیجیے!</u>

یہ دوسرا تسلی دینے والا مددگار کون ہے؟

کیا یہ حقیقت نہیں کہ:۔

(۱)......حضرت مسیحؑ کے بعد بنی اسرائیل میں کوئی دوسرا نبی آج تک نہیں آیا۔ اور مذہبی دنیا میں حضرت مسیحؑ کے بعد صرف ایک مبارک ہستی پیغمبر علیہ السلام حضرت محمد ﷺ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

(۲)......آپ ﷺ واحد نبی ہیں جنہوں نے اپنے سے پہلے تمام نبیوں کو سچا قرار دیا اور اس ضمن میں حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ٹھہرایا جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور دنیا میں آپؑ کی تعلیم انجیل کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

(۳)......آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے واحد اور یکتا نبی ہیں جنہوں نے حضرت مسیحؑ کی نافرمانی کی وجہ سے یہودیوں کو گناہ گار ٹھہرایا اور ان کی دشمنی کی پروا نہ کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ کی صداقت اور حضرت مریم صدیقہؑ کی پاکدامنی کا اعلان کیا۔

(۴)......آپ ﷺ نے کروڑوں انسانوں کو اسلام میں داخل کر کے انہیں حضرت مسیحؑ، ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ اور ان کی مقدس کتاب انجیل کا احترام سکھایا اور عرب کے مشرکوں، ایران کے مجوسیوں اور غیر مسیحی دنیا میں حضرت مسیحؑ کا جلال قائم کیا اور آج جب کہ مغرب کی مسیحی دنیا اپنی عملی زندگی سے آپ کی تعلیمات کو خارج کر چکی ہے اسلامی دنیا میں آپ کا احترام وجلال باقی ہے اور آپؑ کو روح اللہ، کلمۃ اللہ، رسول اللہ کے اعلیٰ القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۵)......حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جب مسیحی دنیا کو اسلام کی دعوت دی تو شاہ روم ہرقل نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کا احترام کیا مصر کے عیسائی بادشاہ مقوقس نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش قیمتی تحائف اور لونڈی ماریہ قبطیہ بھیجی حبشہ کا بادشاہ نجاشی اور اس کے بہت سے سردار مسلمان ہو گئے بحرین کا مسیح حکمران منذر بن ساوی ایمان لے آیا اور نجران اور بنی تغلب وغیرہ کے اکثر لوگ اور رئیس دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس زمانے کے عیسائی حضرت مسیحؑ کی پیش گوئیوں کے مطابق ایک نبی کے تسلی دینے والے کے منتظر تھے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور سیرت کو دیکھ کر آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی حضرت محمد ﷺ روح حق تھے (جَآءَ الْحَق — حق آ گیا)

آپ ﷺ پر روح القدس جبرائیلؑ وحی لاتے (جبریل نزّله علی قلبك: جبریل کے ذریعے یہ کلام آپ ﷺ کے دل پر نازل ہوا)

آپ ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے تھے ''مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى'' رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔

آپ ﷺ کی ذات پر آسمانی تعلیم مکمل ہوگئی ''الیوم اکملت لکم دینکم'' اے نوع انسان آج ہم نے تمہارا دین اسلام مکمل کر دیا۔

آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت حکمت اور شریعت تا ابد ہے

(بقیہ صفحہ نمبر 17)

تکبر...... رذائل اخلاق کا خلاصہ

عتیق الرحمن صدیقی

(قسط نمبر 2) آخری

عزت وافتخار اور کبریائی اللہ کی شان ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں، بندے کو بندگی کی شان ہی جچتی ہے اس عبودیت کا اقتضا یہ ہے کہ وہ تواضع وخاکساری اختیار کریں، اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کا وصف یوں بیان کیا: ''وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا'' ۔[الفرقان:۶۳]

رحمان کے اصل بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور اگر جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام گویا رحمان کے بندے عاجزی اور فروتنی برتتے ہیں اکڑتے اور اینٹھتے ہوئے نہیں چلتے ان کی چال ایک شریف اور سلیم الطبع آدمی کی سی چال ہوتی ہے خاکساری اور عاجزی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ ذلیل اغراض کے لیے اپنی خودداری کا سودا کرے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ انسان میں کبر وغرور پیدا نہ ہونے پائے ہاں اگر خاکسارانہ روش سے انسان کا ضعف ظاہر ہو تو وہاں اسلام نے عارضی طور پر خوددارانہ کبر وغرور کا حکم دیا ہے اس طرح اسلام نے جہاد کے موقع پر قوت کے اظہار کا حکم دیا ہے حدیث میں ہے کہ بعض غرور کو اللہ ناپسند اور بعض کو پسند کرتا ہے جنگ اور صدقہ کے موقع پر اترانا اللہ کو پسند ہے اور ظلم وفخر پر اترانا ناپسند۔[ابوداؤد، کتاب الجهاد باب الخیلاء فی الحرب]

رسول اللہ ﷺ دوزانو بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے ایک بدو بھی اس وقت موجود تھا اس نے کہا بیٹھنے کا یہ کیا طریقہ ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ بنایا ہے اور متکبر وسرکش نہیں بنایا۔

[ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الاکل]

ایک صحابی نے جن کو لوگ مغرور ومتکبر سمجھتے تھے اس قسم کے افعال سے اپنے کبر وغرور کی تردید کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ میں مغرور ہوں حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوتا ہوں، کمبل اوڑھتا ہوں اور بکری کا دودھ دوہتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ ''جو شخص یہ سب کام کرتا ہے اس میں غرور نہیں پایا جاتا'' ۔[ترمذی باب ماجاء فی الکبر]

عرب اپنے حسب ونسب پر اتراتے تھے اور اپنے آپ کو برتر خیال کرتے تھے قرآن نے ان کے خیال کی تردید میں فرمایا:

''یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا'' ۔[الحجرات:۱۳]

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہاری برادریاں اور قومیں بنائیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یہاں بتادیا گیا کہ شرافت وعظمت کی بنیاد نسب حسب پر نہیں، انسان اور انسان کے درمیان فضیلت اور برتری کی بنیاد صرف اخلاقی فضیلت ہے پیدائش کے اعتبار سے تمام انسان یکساں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے جاہلیت کے غرور اور باپ دادا کے اوپر فخر کرنے کا طریقہ کو مٹا دیا اب صرف دو قسم کے آدمی ہیں مومن پرہیزگار اور بدکار بدبخت تم لوگ آدم کے بچے ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے، لوگ ایسے لوگوں پر فخر کرنا چھوڑ دیں جو جہنم کا کوئلہ ہیں یا اللہ کے نزدیک اس گبر پلے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو اپنے منہ سے نجاست کو گھسیٹتا ملتا ہے'' ۔

[ابوداؤد باب فی التفاخر بالاحساب]

اسلام نے تمدنی اور اجتماعی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مال ودولت کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اسے خیر سے تعبیر کیا اور اسراف وتبذیر سے منع کیا اور نصیحت فرمائی کہ مال ودولت کو فخر وغرور کا ذریعہ نہ بنایا جائے اسی طرح مال جمع کرنے کے عمل میں مسابقت کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا قرآن نے ''الهٰكم التكاثر'' کہہ کر بتایا کہ تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو مال ودولت کی طلب میں باہمی مسابقت نے غافل کر دیا، آدم کا بچہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جس کو تو نے صدقہ میں دے ڈالا، کھاپی ڈالا اور پہن

کر پھاڑ ڈالا۔ [ترمذی باب ماجاء فی الزہادۃ فی الدنیا]

مال و دولت کا حصول ایک بندہ مسلم کا مطمع نظر قرار پائے اور زیادہ سے زیادہ دولت کی طلب میں اسے اس بات کی کوئی پروانہ ہو کہ وہ کس ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے معیار زندگی کو بلند کرنے کی فکر اسے دبلا کر دے اور وہ اس فکر سے غافل ہو جائے کہ معیار آدمیت گرتا جا رہا ہے تو ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک ایسے آدمی کی مثال پیش فرمائی جسے اللہ نے دو باغ عطا کیے تھے جب وہ پھلے پھولے اور بار آور ہوئے تو اس نے اپنے ہمسائے سے کہا:

''فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا۔ (۳۴)

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا۔ (۳۵)

وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا۔ (۳۶)'' [الکھف]

ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے بات کرتے ہوئے بولا میں تجھ سے زیادہ مال دار ہوں اور تجھ سے زیادہ طاقتور نفری رکھتا ہوں، پھر وہ اپنی جنت میں داخل ہوا اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت بھی فنا ہو جائے گی اور مجھے تو قع نہیں کہ قیامت کی گھڑی بھی آئے گی۔ تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضروری اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا۔ اس کی اس تعلی، رعونت اور مغرورانہ گفتگو سن کر اس کے ہمسائے نے جواب دیا:

''قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا'' [الکھف: ۳۷]

اس کے ہمسائے نے گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟ آخر کار ہوا یہ کہ اس کا سارا پھل مارا گیا اور وہ اپنے انگوروں کے باغ کو ٹٹیوں پر الٹا پڑا دیکھ کر اپنی لگائی ہوئی لاگت پر ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اس کے تفاخر نے اس کی دولت کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔

بندے کا حسن و کمال یہی ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں اللہ کا بندہ بن کر رہے اس کا ہر عمل بندگی اور عبدیت کا مظہر ہو اس لیے کہ تکبر کا سزاوار صرف اللہ ہے جو عزیز و حکیم ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''عن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من تواضع للّٰہ رفعۃ اللّٰہ فھو فی نفسہ صغیر و فی اعین الناس عظیم من تکبر وضعہ اللّٰہ فھو فی اعین الناس صغیر و فی نفسہ کبیر حتٰی لھو اھون علیھم من کلب او خنزیر'' [رواہ البیھقی فی شعب الایمان]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ میں بر سر منبر فرمایا: لوگو! فروتنی اور خاکساری اختیار کرو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے (یعنی اللہ کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے) خاکساری کا رویہ اختیار کیا (اور بندگان اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اپنے کو اونچا کرنے کے بجائے نیچا رکھنے کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہو گا لیکن عام بندگان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اونچا ہو گا...... اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچے گرا دے گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و حقیر ہو جائے گا اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہو گا لیکن دوسروں کی نظر میں وہ کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ذلیل و بے وقعت ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: ''قال رسول اللّٰہ ﷺ ثلثۃ لا یکلمھم یوم اللّٰہ القیامۃ و لا یزکیھم۔ فی روایۃ و لا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل متکبر'' [رواہ مسلم بحوالہ معارف الحدیث]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا...... اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہیں کرے گا...... اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے ایک بوڑھا زانی دوسرا جھوٹا فرماں روا اور تیسرا مانگنے والا متکبر۔ بعض گناہ

اور مصیبتیں نہایت سنگین ہوتی ہیں اور بعض حالات میں ان کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث میں جن تین برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ فقر وفاقہ میں مبتلا ہونے کے باوجود کوئی غرور تکبر کی چال چلے ، حدیث میں تزکیہ نہ کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف نہ کیے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی اور نظر کرم سے محروم رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے مغرورانہ لباس کو تکبر کی علامت قرار دیا ہے فرمایا: "عن ابن عباس قال کل ماشئت والبس ماشئت ان احطائتک اثنتان سرف ومخیلة" [بخاری]

جو چاہو کھاؤ اور پیو بشرطیکہ تمہارے اندر گھمنڈ اور اسراف نہ ہو تمہارے اندر گھمنڈ اور اسراف نہ ہو ایک دوسری حدیث کا مضمون یہ ہے: "عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ازرة المومن الی انصاف ساقیه ولا جناح علیه فیما بینه وبین الکعبین وما اسفل من ذالك ففی النار قال ذالك ثلاث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیامة من جرّ ازاره بطرا"

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مومن کا تہبند تو اس کی نصف پنڈلی تک رہتا ہے اور اگر اس کے نیچے ٹخنوں سے اوپر ہے تو کوئی گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ جہنم ہے (یعنی گناہ کی بات ہے) یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی (تا کہ لوگوں پر اس کی اہمیت واضح ہو جائے) اور پھر فرمایا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا جو شیخی کے جذبہ سے اپنا تہبند زمین پر گھسیٹے گا۔ [بخاری] [بشکریہ ایشاء 11-16 دسمبر 09ء]

مولانا عبداللہ شار کی مرکز نداء الاسلام میں آمد

گزشتہ دنوں ملک کے نامور خطیب حضرت مولانا عبداللہ شار مرکز نداء الاسلام ریتالہ خورد میں تشریف لائے اور انہوں نے طلباء مرکز کو نماز کی اہمیت اور اس کی شرائط وآداب پر مختصر خطاب کیا انہوں نے فرمایا کہ طلباء اور علماء پر دوہری ذمہ داری ہے کہ وہ نماز کی پابندی ضرور بالضرور کریں۔ اور عوام کے لیے راہنما بنیں اس کے بعد انہوں نے طلباء کو ادارہ کے ساتھ وابستگی اور اسکی اچھی نمائندگی کے لیے نصیحت کی۔

بعدازاں مرکز کے مدیر مولانا محمد جابر حسین چوہدری عبدالغفار صاحب حافظ محمد اسلم، قاری عبدالحفیظ و دیگر سے باہمی امور پر تفصیلی گفتگو کی۔

[منجانب: نمائندہ تنظیم اہلحدیث لاہور]

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں تدریسی سرگرمیاں

معروف دینی تعلیمی ادارے جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں مزید ایک عالم فاضل قاری صاحب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جو شعبہ تحفیظ القرآن میں تدریسی خدمات انجام دیں گے۔ جامعہ میں ترجمہ قرآن اور اسکولوں کے طلبہ کے لیے عربی واسلامیات کی تدریسی کلاسیں بھی شروع کی جارہی ہیں۔ طلبہ کے لیے قیام وطعام کی تمام سہولیات حاصل ہونگی، طلبہ اور ان کے والدین اس سنہری موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

مدیر التعلیم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور: رابطہ نمبر 0306-4037722

اظہار تعزیت

والد محترم مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ سے انتہائی عقیدت اور محبت رکھنے والے حضرت مولانا ابو اسامہ محمد محمود علوی جن کا 27-11-2009ء بروز جمعۃ المبارک کی شام فتوحی والہ نزد گنڈا سنگھ والا ضلع قصور میں موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں انتقال ہو گیا تھا "انا للہ وانا الیہ راجعون" اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں مرحوم ایک مرتبہ صرف مجھے ملنے ملتان تشریف لائے تھے اور والد مرحوم کی تصانیف کملی والا، جاواں صبر حسین اور دیگر تصانیف لیکر گئے خصوصی بات کہ والد مرحوم کی تصویر بھی لے کر گئے مولانا ابو اسامہ محمد محمود علویؒ انتہائی ملنسار علماء اور مسلک سے محبت رکھنے والے انسان تھے افسوس کہ ان کے ساتھ میری وہی آخری ملاقات بن گئی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ (آمین)

[منجانب: ڈاکٹر مسعود ثاقب گوجر ملتان]

مبارک باد

ہم پاکستان مسلم لیگ کے عظیم رہنماء اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے رکن جناب محمد اسد خان لودھی کو ہاکی ایسوسی ایشن پنجاب کا جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسد خان لودھی کو مزید دین ودنیا میں کامیاب کرے۔

منجانب: قاری محمد حسن سلفی واراکین اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال

امریکہ کے عزائم او عالم عرب کی ذمہ داری

تحریر: خوشی محمد عاجز

اہل سنت اور شیعہ کے مابین اعتقادی اختلاف کی بنیاد مسئلہ خلافت ہے، شیعہ کا موقف ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد خلافت علوی خاندان کا استحقاق تھا۔ جس کو ابوبکرؓ و عمرؓ نے غصب کرلیا بعدازاں بنی امیہ اور خاندان عباسیہ بزور قوت قابض ہو گئے۔ چنانچہ شیعہ مجتہدین نے دعویٰ کردیا کہ ان کے بارھویں امام جو کم سنی میں روپوش ہو گئے ہیں وہ عنقریب ظاہر ہو کر عالم اسلام میں حکومت قائم کریں گے اور غاصبوں سے انتقام لیں گے، چنانچہ شیعہ لہٰذا اپنے مذکورہ نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوشاں رہے تھا۔

خاندان عباسیہ کے دور انحطاط میں مصر، ایران، عراق، طبرستان، خراسان وغیرہ کے علاقوں میں صفاریہ، علویہ، زکادیہ، فاطمیہ اور آل بویہ کے نام سے شیعہ حکومتیں قائم ہوئیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے انتقامی سیاست کو ترجیح دی اور مقامی آبادی کو شیعہ مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا۔
ایران میں صفوی خاندان سے قبل 90% سنی آباد تھے۔ لیکن تشدد آمیز پالیسی کی وجہ سے وہ اقلیت میں بدل چکے ہیں۔ انقلابی گارڈ نے شاہ کے حامیوں کی آڑ میں سنی لیڈروں اور علماء کا قتل عام کیا۔ قائد انقلاب خمینی نے اپنے دور حکومت میں عالم اسلام کے لیڈروں، علماء، دانشوروں اور صحافیوں کو خصوصی دعوت دے کر تہران میں سالانہ کنونشن منعقد کیے۔ جس میں ان کو بریفنگ دے کر تاثر دیا کہ ایران انقلاب درحقیقت اسلامی انقلاب ہے، اس قسم کی کانفرنسوں کی اثر پذیر ایران کا نتیجہ یہ ہوا کہ لندن میں خود غرض طبقہ نے اجلاس منعقد کیا جس میں انہوں نے مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے دو نسخے تجویز کیے۔ مسلمان خمینی کو اپنا راہ نما تسلیم کرلیں اور مکہ و مدینہ یعنی حجاز کو بین الاقوامی تولیت میں دیا جائے۔ [محدث بنارس ہند اکتوبر 1985ء]

مذموم لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایران میں 53 ممالک سے آئے ہوئے شیعہ مندوبین نے شرکت کی جس میں بین الاقوامی اہل بیت کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ کانفرنس کے چیئرمین آیت اللہ حلبی نے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے خمینی کی تقریر کا اقتباس پڑھ کر سنایا "دنیا کے اسلامی اور غیر اسلامی ملک میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک مکہ و مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا۔ چونکہ یہ علاقہ مہبط الوحی اور مرکز اسلام ہے اس لیے اس پر ہمارا قبضہ ضروری ہے" حلبی نے اس کے بعد کہا کہ کونسل ہر ملک میں شیعہ کی کلچرل، پروپیگنڈہ، تبلیغ، اقتصادی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا چونکہ سعودی حکومت وسیع ترجیح کے انتظامات اور اسلام کی اشاعت کی وجہ سے دنیائے اسلام میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اس لیے سعودی عرب کے خلاف وہابی ازم کا پروپیگنڈہ کیا جائے تاکہ دوسرے مسلمان اس سے بدظن ہو جائیں۔ مزید برآں اہل سنت کے باہمی اختلافات کو ہوا دی جائے۔ [ماخوذ ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد اکتوبر 1990ء]

ایرانی حجاج نے قائد کے حکم پر حج کے دوران پر تشدد احتجاجی مظاہرے کیے اور حرم پر قبضہ کرنے کی منظم سازش کی لیکن سعودی حکومت کی جرات اور دانشمندانہ پالیسی سے ایرانی حکومت کی سازش ناکام ہو گئی لیکن وہ آج بھی اندرون خانہ عالم اسلام خصوصاً سعودی عرب میں شیعہ حکومت قائم کرنے کے لیے متحرک ہیں۔ حکومت مصر نے دوٹوک انداز میں بیان جاری کیا ہے کہ ایران مشرق وسطیٰ پر بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے۔

قاہرہ اے پی پی مصر نے الزام لگایا ہے کہ ایران مشرق وسطیٰ پر اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتا ہے (سوموار) پیر کو ذرائع ابلاغ کے مطابق مصر کے وزیر خارجہ احمد عبدلی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایرانی حکومت خطے میں اپنے خاص نظریات پھیلانے اور لاگو کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے وہ چند فلسطینیوں کو استعمال کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مصر کی خارجہ پالیسی کو ایران کے ہاتھوں میں چند گروپوں کے مفاد کے لیے کھلونا نہیں بننے دیں گے جو فلسطینیوں کے

اصل مقاصد کا احساس کھو چکے ہیں۔[نوائے وقت لاہور، 16-12-2008]

مذکورہ خبر اس امر کی دلالت کرتی ہے کہ ایرانی حکومت ممکنہ ذرائع بروئے کار لا کر مشرق وسطیٰ کے ممالک میں شیعہ نظریات مسلط کرنا چاہتا ہے عسکری میدان میں ایران نے کافی حد تک ایٹم بم بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے مزید برآں ایران نے آبنائے ہرمز کے مشرق میں نیا بحری اڈا قائم کر لیا ہے تاکہ خلیجی علاقوں میں فوجی گرفت مضبوط کر لے۔توجہ طلب پہلو ہے اگر امریکہ اور ایران میں خفیہ تعلقات استوار نہ ہوئے تو خلیج میں موجود امریکی بحری فوج ضرور مزاحمت کرتی۔

ظہور اسلام کے وقت مدینہ منورہ میں یہودی مقیم تھے جن کو مسلمانوں نے امن معاہدوں کی بار بار خلاف ورزی کی پاداش میں نکال دیا لیکن ان کو عراق وشام میں آباد کیا۔اس نقل مکانی کو چودہ صدیاں گزر گئی ہیں لیکن یہودیوں کے سینہ میں انتقام کی آگ بدستور بھڑک رہی ہے۔اسرائیل کی پارلیمنٹ کے باہر گریٹ اسرائیل کا جو نقشہ آویزاں ہے اس میں مدینہ منورہ بھی شامل ہے۔

عالمی صیہونی تنظیم نے نائن الیون کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف صیہونی جنگ کے شعلے بھڑکائے۔امریکہ نے بغیر عدالتی ثبوت کے افغانستان پر حملہ کر کے طالبان کی شرعی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔نیٹو افواج نے عراق میں اہل سنت کی مستحکم حکومت کا شیرازہ منتشر کر دیا۔عراق کے اہل سنت دفاعی جہاد کر رہے ہیں اس کے برعکس عراقی شیعہ الیکشن میں حصہ لے کر اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اگرچہ امریکہ اور ایران ایک دوسرے کے خلاف دھمکی آمیز بیان جاری کرتے ہیں در اصل وہ ایک دوسرے سے گٹھ جوڑ کئے ہوئے ہیں۔امریکی صدر کی اہلیہ لارا بش جون 2008ء میں افغانستان کے شیعہ اکثریتی صوبہ بامیان۔کے دورہ پر آئی۔مقامی آبادی نے پرجوش انداز میں استقبال کیا جبکہ لارا بش نے اس علاقہ کی ترقی کے لیے کثیر امداد کا اعلان کیا تائید کے لیے ایک۔خبر ملاحظہ کریں۔

واشنگٹن:صدر بش نے دور اقتدار میں :جہاں ایک طرف ایران کے ساتھ امریکی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے وہاں اس کے برعکس ایران کے لیے امریکی برآمدات میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔۔غذائی اشیاء کے علاوہ بڑی مقدار میں اسلحہ بھی برآمد کیا گیا ہے امریکی حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق امریکہ نے ایران کو بش دور میں 14،3000 ڈالر کے ہتھیار بیچے جبکہ اصل اعداد وشمار اس سے کئی گنا ہیں۔[روزنامہ وقت 9-7-2008]

نیویارک ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی صدر بش نے چار سال قبل پاکستان سمیت 15 ممالک پر حملوں کی اجازت دی تھی پینٹاگون اب تک ان ملکوں میں القاعدہ اور عسکریت پسندوں کے خلاف 12 آپریشن کر چکا ہے ایران ان اہداف میں شامل نہ تھا۔[روزنامہ وقت لاہور 11-11-2008]

صلیبی ممالک نے نائن الیون کی آڑ میں عالم اسلام پر جو جنگ مسلط کی ہے وہ دراصل صیہونی جنگ ہے جس کا ہدف اسلام کو مسخ کرنا،امت مسلمہ کا قتل عام اور اسلام کے روحانی مرکز پر تسلط حاصل کرنا ہے۔صیہونی تحریک نے اصل ہدف سے قبل ان مسلم ممالک کو ہٹ لسٹ پر رکھا ہوا ہے جن کی طرف سے اسے ممکنہ مزاحمت کا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔چنانچہ صلیبی فوج نے افغانستان اور عراق میں کٹھ پتلی حکومتیں قائم کر کے اس کے بعد پاکستان میں غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کر دیا۔پاک فوج امریکی حکم پر قبائلیوں کے خلاف نبرد آزما ہے۔مسلمان ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں اور صیہونی تھینک ٹینک،پاکستان کو ناکام ریاست ثابت کر کے اس کے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔مزید برآں پاکستان کو مزید ٹکڑوں میں بانٹنا چاہتے ہیں۔بھارت نے بمبئی دھماکوں کا الزام پاکستان پر عائد کر دیا ہے اور اقوام متحدہ نے بغیر کسی ثبوت کے قرارداد پاس کر دی پاکستان نے اس پر آنا فانا اس کا الزام پاکستان پر عائد کر دیا،پاکستان نے اس پر عمل کرتے ہوئے چند رفاہی تنظیموں کے اداروں کو سیل کر دیا۔امریکہ کی طرح بھارت بھی مزید کاروائی کے چکر میں ہے۔پاکستان کے سیاسی لیڈر محاذ آرائی کی سیاست میں الجھے ہوئے ہیں۔صیہونی جنگ کے شعلوں کو بجھانے کی کسی کو فکر نہیں ہے۔

صیہونی تحریک نے سعودی حکومت کے حلیف مسلم ممالک کو عسکری لحاظ سے مفلوج کر دیا ہے دوسری طرف سعودی عرب کے خلاف میڈیا جنگ کا محاذ کھول دیا۔ہے اہل مغرب نے سعودی حکومت کے بارے وہابی ازم کی پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی ہے عراق میں مزاحمت کرنے والے مجاہدین کا تعلق سعودی عرب سے منتھی کیا جا رہا ہے سعودی حکومت نے اگرچہ تیل کی پیداوار کو دوگنا کر دیا ہے امریکی سرہوکار تیل کا ذخیرہ کر کے قیمتوں میں اضافہ کر رہے ہیں لیکن مغربی میڈیا عالمی برادری کو تاثر دے رہا ہے کہ سعودی عرب تیل کی پیداوار نہیں بڑھا رہا۔

سعودی عرب میں اسلامی حدود وقیود کے قوانین نافذ ہیں جن کی وجہ سے ملک میں امن وامان ہے لیکن اقوام متحدہ نے رپورٹ جاری کی ہے

کہ سعودی عرب انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں پہلے نمبر پر ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ سزائے موت کا قانون ختم کرے۔

طاغوتی قوتوں کا سعودی حکومت پر دباؤ ہے کہ وہ اسلام کے اساسی اصولوں سے انحراف کرے۔ جدیدیت یعنی پوری طرز کی تہذیب وتمدن اختیار اپنائے اور عالم اسلام میں وحدت الادیان کی تحریک کو موثر بنانے کے لیے مرکزی کردار ادا کرے۔ چنانچہ سعودی عرب میں ثقافتی تقریبات کا انعقاد تیس (۳۰) سال بعد دوسینماؤں سے پابندی کا خاتمہ اور حکومت میں عورتوں کی موثر نمائندگی اور عالمی بین المذاہب کانفرنسوں کا انعقاد اس فکری یلغار کا نتیجہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک پر یکے بعد دیگرے امریکی جارحیت کے سدباب اور حرمین شریفین پر صیہونی تسلط کے خفیہ منصوبوں کے تدارک کے لیے شیعہ سنی تنظیموں کے مابین امن معاہدہ کرنے اور اہل سنت مکاتیب فکر کی صفوں میں پائیدار اتحاد از حد ضروری ہے سعودی حکومت کا فرض منصبی ہے کہ وہ اتحاد یک جہتی کی فضا ساز گار کرنے میں قائدانہ کردار ادا کرے۔

اہل سنت مکاتیب فکر میں فروعی اختلافات ضرور ہیں چونکہ ان کے نزدیک اسلام کے بنیادی ماخذ کتاب وسنت کا تصور ایک ہے اس لیے ان میں نظریاتی اتحاد ممکن ہے چنانچہ امام الحرمین خادم الحرمین کی سرپرستی میں اہل سنت کی صفوں میں اتحاد کا فریضہ احسن طریقہ سے سرانجام دے سکتے ہیں۔

سعودی حکومت پہلے مرحلہ میں عالم اسلام کے معروف مخلص علماء دانش وروں کا مدینہ منورہ میں کنونشن طلب کرے۔ صیہونی میڈیا کے لغووں کا ازالہ کیا جائے کتاب وسنت کی بنیاد پر اتحاد اور فروعی مسائل پر تحمل وبردباری اور رواداری کی روش اختیار کرنے پر زور دیا جائے۔

کنونشن میں شریک علماء کو ذمہ داری کا احساس دلایا جائے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں بالغوں کو خلفاء راشدین کے نظام کی برکات سے آگاہ کریں اور عملی طور پر ان کو صوم صلوۃ کا پابند کریں اور نئی نسل کو اسلام کی بنیادی تعلیم کے ذیور سے آراستہ کریں تا کہ سبائی اور صیہونی نظریات ان پر اثر انداز نہ ہوسکیں۔

صیہونی تحریک عالم اسلام کی نئی نسل کو سیکولر بنانے کے لیے ملین ڈالر سالانہ خرچ کررہی ہے چنانچہ او آئی سی سعودی عرب ودیگر خوشحال رستوں کے تعاون سے ملت اسلامیہ کی نئی نسل کو اسلامی شعور سے آگہی اور ملی تشخص اجاگر کرنے کا منصوبہ بنائے جس طرح کہ اہل مغرب خود یا اقوام متحدہ کے توسط سے مسلم ممالک کو سود پر قرضہ دیتے وقت اسلام کے منافی شرائط عائد کرتے ہیں اسی طرح سعودی عرب اسلامی ممالک کو سستے داموں تیل فراہمی پر شرط عائد کرے کہ وہ اپنے ملک میں اسلامی تعلیم ونصاب کا اہتمام کریں۔

قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سعودی حکومت اہل سنت کے تمام مکاتیب فکر کے سرکردہ علماء سے رابطہ قائم کرکے یک جہتی کی فضاء ساز گار کرے۔ اہل سنت کے تمام مکاتیب فکر کے علماء کو اہم دینی املی خدمات سرانجام دینے پر حج وعمرہ کی مفت سہولتیں مساوی بنیادوں پر فراہم کی جائیں۔ اہل سنت کے معروف دینی مدارس اگر خواہش ظاہر کریں تو سعودی مدارس میں ان کو مناسب مقدار میں داخلہ کا کوٹہ دیا جائے اور سعودی اساتذہ کی سہولت بہم پہنچائی جائے۔

شیعہ خواہ دنیا کے کسی ملک میں رہتے ہوں یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو ایران حکومت ان کے دکھ درد میں شریک ہوئی۔ مزید برآں کسی حکومت کی طرف سے ان کے مذہبی امور کی ادائیگی میں مداخلت ہوئی یا جلوس نکالنے پر پابندی عائد ہوئی تو ایرانی حکومت سرکاری سطح پر اس کا نوٹس لیتی رہی ہے اور لیتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایرانی سربراہ کسی ملک یا کسی شخصیت کے خلاف نفرت کا اظہار کرتی ہے تو دنیا بھر کے شیعہ اس کے خلاف مردہ باد کے نعرے کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔

چنانچہ سعودی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اہل سنت کے اکابرین کے مشورہ سے ایسی پالیسی بنائے کہ عالم اسلام کی سنی آبادی اس کی آواز پہ لبیک کہے اور حرمین شریفین پر میلی نظروں سے دیکھنے والوں سے نفرت کا اظہار کریں۔

مزید برآں سعودی عرب کو دفاعی صلاحیت اور صنعتی ترقی میں اضافہ پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ تیل ان مغربی ممالک کو دیں جو تم کو وہ ایٹمی، زرعی، صنعتی، ٹکنالوجی فراہم کریں اس پر تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سعودی عرب کو اور عالم اسلام کی سیاسی قیادت کی صلاحیت سے نوازے۔

☆☆.........☆☆.........☆☆

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان عمر تقریباً 30 سال کاروبار کنسٹرکشن ٹھیکیدار پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اور اس کے لیے کنواری، مطلقہ، بانجھ، نیک سیرت، معزز خاندان سے رشتہ مطلوب ہے۔ [رابطہ: وسیم اکرم 0300-5023580...0344-4199045]

☆☆.........☆☆.........☆☆

یادِ رفتگاں

مولانا سید محمد اسماعیل العمریؒ

از قلم: محمد امین عزیز
منڈی راجووال

ان عشت تفجع با الاحبۃ کلھم
وفناء نفسک لا ابا لک افجع

یہ دنیا دار العمل ہے سعی و کوشش کی جگہ ہے ابتلاء و آزمائش کا مقام ہے یہاں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو اعمال صالحہ کے ذریعہ سفر آخرت کے لیے زادِ راہ تیار کرے جہاں ہمیشہ رہنا ہے کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ اور کتنی پاکیزہ ہے ان کی زندگی جو اس مقصد زیست کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت خلق اور اطاعت خدا اور اطاعت رسول ﷺ کے لیے وقف کر دیتے ہیں تاریخ میں آپ کو ایسے لوگ کم ہی ملیں گے۔ انہی خوش نصیب لوگوں میں سے حضرت الاستاذ سید استاذِ محترم مولانا محمد سماعیل صاحب العمریؒ الفاروقی مرحوم بھی تھے (سیدنا حضرت عمرؓ کی طرف خاندانی نسبت کی وجہ سے آپ عمری کہلاتے تھے)۔

ولادت اور تعلیم:۔

مشاہدات و تجربات شاہد ہیں کہ قدرت خداوندی جس سے کوئی نمایاں کام لینا چاہتی ہے اسے اکثر عہدِ طفلی ہی میں ماں یا باپ کی آغوش شفقت سے جدا کر دیتی ہے۔ ان کے دل دوسروں سے زیادہ نرم، گداز و حساس اور دردمند ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے ہر نازک موڑ سے ثبات و استقلال کی تصویر بن کر گزر جاتے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایسی شاہراہ متعین کر جاتے ہیں جس پر گامزن ہوتے ہی منزل مقصود کی جھلک مل جاتی، فروز پور کے کسی گاؤں سے سکونت ترک کر کے آپ کے والدین پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل ہی موضع ڈاہر حلقہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے آپ کے والد محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب العمری بڑے عالم باعمل تھے اور نہایت نیک سرشت اور پاک طینت شخص تھے۔ استاذ محترم شاہ محمد اسماعیل صاحب ان کے گھر 1942ء؛ 1362ھ میں پیدا ہوئے تعلیم کا آغاز اپنے والد بزرگ وار سے کیا ابتدائی تعلیم قریبی گاؤں حسو کے لو آباد کے پرائمری سکول سے حاصل کی اسی اثناء میں والدین کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا تو استاذ محترم اپنی ہمشیرہ محترمہ کو لے کر چک نمبر 30 قطب پورہ نزد عارف والا اپنے دیگر رشتہ داروں کے پاس چلے گئے۔ ہمشیرہ کو اعزہ کے پاس چھوڑ کر نزدیکی دینی درسگاہ چک نمبر 149-E-B کے مدرسہ اشاعت الاسلام میں داخلہ لے لیا جہاں مولانا محمد حسین و مولانا محمد اسماعیل صاحبان سے نصابی کتب کی قراءت کی نصاب کی تکمیل کے بعد کراچی چلے گئے اور امام عبدالستار محدث دہلوی سے حدیث و تفسیر لینا شروع کیا اور بعد ازاں بحر العلوم سعودیہ میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد یوسف کلکتوی سے استفادہ کیا اور سند حدیث حاصل کی۔

اوصاف حمیدہ:۔

استاذِ محترمؒ بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ سنت کے ساتھ تمسک اور عمل پر مداومت آپ کا خاصہ تھا شب زندہ دار تھے اور ایام بیض کے روزے رکھتے تھے خوش اخلاق اس قدر تھے کہ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے فیاضی اور خوش خلقی میں بہت آگے تھے اور طلباء کے ساتھ حسن سلوک اور پیار آپ کا خاصہ تھا۔ آپ نہایت حلیم الطبع اور بڑے ملنسار تھے لیکن اگر کبھی خلاف شریعت تھوڑی سی بات کو بھی دیکھتے تو رگ حمیت بھڑک اور فوراً روک دیتے۔ راقم نے تعلیم کا آغاز دار الحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجووال ضلع اوکاڑہ میں 1975ء میں انہیں سے کیا تھا۔ ایک دفعہ میں نے اپنے نام محمد امین کے ساتھ لقب طاہر لکھ دیا تو دیکھ کر فرمانے لگے بیٹا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "فلا تزکو انفسکم" اور پھر انہوں نے اپنی طرف سے لقب عزیز عطا فرمایا۔ حضرت حافظ محمد یحیٰ صاحب عزیز میر محمدیؒ اور مولانا محی الدین لکھویؒ صاحبان سے عقیدت کی حد تک لگاؤ تھا۔

درس و تدریس:۔

آپ کو درس و تدریس کا سلسلہ بہت پسند تھا۔ 1973ء سے لیکر 1975 تک مدرسہ دار الاسلام ڈھولن ہٹھاڑ علاقہ کھڈیاں میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اس کے بعد حضرت الاستاد محترم مولانا محمد یوسف صاحب ناظم دار الحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجووال کے ارشاد پر دار الحدیث کو زینت بخشی اور متواتر 2 سال تک علوم و فیوض سے طلباء کو مستفیض

فرماتے رہے بونگہ بلوچاں میں حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب عزیز میر محمدیؒ سے رابطہ تھا۔حافظ صاحب نے مرکزی تدریس کا سلسلہ شروع کرنے کا پروگرام بنایا تو حافظ صاحب کی نظر انتخاب بطور مدرس آپ پر پڑی اور آپ نے دارالحدیث کو خیر آباد کہہ کر مرکز تبلیغ کو اپنی خدمات سونپ دیں لیکن بوجوہ وہ سلسلہ قائم نہ رہ سکا اور شاہ صاحب اپنی مادر علمی مدرسہ اشاعت اسلام 149-E-B میں بطور صدر المدرسین کچھ عرصہ قیام کیا بعد ازاں سسرال گاؤں 45-E-B کی جماعت کے اسرار پر وہاں تشریف لے گئے اور ایک مدرسہ بنام جامعہ القرآن وجامعہ القرآن وحدیث کی بنیاد 1980 میں رکھی جہاں خود ہی تدریسی خدات سرانجام دیتے رہے۔آپ کی زندگی تبلیغ دین کیلئے وقف تھی چک 45 میں مدرسہ تو بہت کامیاب ہوا لیکن سیدی استاد محترم ایک موذی مرض مبتلا تھے جب بوجھ بڑھ گیا تو طبیعت نے برداشت نہ کیا اور مرض بڑھ گیا لیکن ان عزم واستقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

سفر آخرت:۔

آہ علم وعمل کی یہ شمع اور پیکر صبر ورضا داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے 30 جنوری 1983ء بروز اتوار کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ”اناللہ وانا الیہ راجعون الھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجتہ فی علین“ (آمین)

حلیہ مبارک اور لباس:۔

سفید رنگ بسرخی مائل، تیکھی ناک، لمبی داڑھی، کشادہ پیشانی سر پر پٹے رکھے ہوئے تھے اور درمیانہ قد ہمیشہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق سفید لباس پہنتے تھے۔ جب گفتگوں کرتے تو عاجزی وانکساری جھلکتی تھی کہ راقم کے پڑوس میں رہتے تھے۔ پورا محلہ جانتا ہے کہ جب چلتے تو ”یغضوا من ابصارھم“ کی عملی تصویر ہوتے غیر محرم کی طرف کبھی نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتے تھے۔

تلامذہ:۔

یوں تو آپ کے شاگرد سینکڑوں کی تعداد میں ہیں طوالت کے ڈر سے چند ایک پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔مولانا محمد اشرف غوری فیصل آبادی، حافظ محمد اصغر کاہنہ کاچھا، مولانا احمد دین فاروقی گگو منڈی، مولانا محمد حسین راولپنڈی، مولانا عبداللہ بہاولنگر، ماسٹر محمد یسین خطیب اوکاڑہ، مولانا عبدالعزیز مدنی راجووال و (راقم) محمد امین عزیز منڈی راجووال۔

اولاد:۔

حضرت استاذ محترم شاہ صاحبؒ نے اپنے پیچھے بیوہ، چار بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

کفیلھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ

آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب نے پڑھائی اور آپ کو 45 گاؤں کے قبرستان میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔

نوٹ: بعد ازاں آپ کی زوجہ محترمہ بھی تھوڑے عرصے کے بعد انتقال فرما گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون

بقیہ: دعوت عام حضرت مسیحؑ

گی آپ ﷺ ہی امتوں کے سردار ہیں آپ ﷺ ہی نے اپنے زمانے میں تمام باطل قوتوں کو دبا کر دنیا میں اللہ کا نام نبیوں کی صداقت دینی کتابوں کی سچائی اور امن واتحاد اقوام کی بنیاد رکھی اور عرب کے گوشے گوشے میں مہبات شرک بت پرستی فساد اور ظلم کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کردی اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے نیک وپارسا شاگردوں نے آپ ﷺ کا پیغام دور دراز علاقوں میں پہنچادیا اور آج دنیا پھر اللہ کی وحدانیت، وحدت عالم، احترام انسانیت، اجتماعی فلاح وبہبود اور رنگ، نسل قوم، ملک، مرتبے اور دولت کے امتیازات سے بلند انسانی معاشرے کی طرف آرہی ہے اور یہی آپ ﷺ کا پیغام تھا۔

پیارے مسیحی دوستو!

ان سطور کو پھاڑنے یا پھینک دینے سے پہلے ذرا سوچ لو ایسا نہ ہو کہ آپ پہلے تسلی دینے والے عظیم رسول اللہ ﷺ کی بشارت سے محروم رہیں حق وصداقت اور عقل سلیم کا تقاضا یہ ہے۔کہ: بشارت مسیحؑ کی تصدیق کرو اور دوسرے مبشر تسلی دینے والے حضرت محمد ﷺ کے سامنے گردن جھکا دو تا کہ تم حضرت مسیحؑ کو دوبارہ پالو!

نوٹ: اب تک ادارہ تحفظ نو مسلم کی محنت وکوشش اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو عیسائی ودیگر مذاہب کے لوگ مشرف بااسلام ہوئے ان کی تعداد الحمدللہ 612 ہے۔

الاصلاح ڈائری

الحمدللہ الاصلاح ڈائری جو کہ الشیخ حافظ محمد یحییٰ عزیزؒ کا صدقہ جاریہ ہے چھپ چکی ہے احباب کرام حسب ضرورت طلب فرمائیں۔

[(قاری) محمد عزیر مدیر ادارۃ الاصلاح F/79 گلشن راوی لاہور 0300-4162886]

شیخ الحدیث حافظ بنیامین طور مرحوم

تحریر: حافظ محمد الیاس اثری گوجرانوالہ

جناب حافظ صاحب موصوف کے نام سے میں اس وقت واقف ہوا جب ہماری جماعت کے نامور محقق عالم دین اور مصنف جناب مولانا ارشادالحق اثری حفظہ اللہ فیصل آبادی سے ملاقات ہوئی ۔حضرت اثری صاحب کا ورود گوجرانوالہ میں تقریباً 1968ء معلوم ہوتا ہے مولانا اثری صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں شیخ الکل فی الکل محدث گوندلوی مرحوم سے صحیح بخاری کا درس لینے کے لیے تشریف لائے تھے مولانا اثری کبھی کبھی حافظ بنیامین صاحب مرحوم کا ذکر کرتے تھے اور بڑے اچھے الفاظ سے ان کا نام لیتے تھے اس وقت ہی سے حافظ موصوف سے ملنے کا شوق دامنگیر ہو گیا مگر...... ہوئی تاخیر تو کوئی باعث تاخیر بھی تھا کافی وقت گزرنے کے بعد ان سے ملنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا 2002ء یا 2003ء کی بات ہے مرکز الاصلاح گلبرگ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں صحیح مسلم کا اختتام ہوا تو آخری سبق پڑھانے کے لیے کس بزرگ عالم دین کا انتخاب کرتا تھا تو قاری عمر حیات سلفی ان دنوں میں مذکورہ مرکز میں درجہ حفظ کے استاذ تھے انہوں نے کہا کہ حافظ صاحب مرحوم ہمارے استاذ ہیں ہم ان کے پاس پڑھتے رہے ہیں ان کو اس دفعہ بلایا جائے اور صحیح مسلم کا آخری درس ان سے لیا جائے چنانچہ قاری عمر حیات سلفی آف جڑانوالہ نے ہی حافظ صاحب موصوف سے وقت متعین کیا پھر ان کی آمد پر ان کا استقبال بھی انہوں نے ہی کیا میری حافظ صاحب مرحوم سے یہ پہلی ملاقات تھی وہ پہلی ملاقات ہی میں ہمارے ساتھ گھل مل گئے درس کے بعد مرحوم نے ہمارے پاس ہی رات کا قیام کیا پھر دوسری ملاقات رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں ہوئی میں ان سے مل کر بہت متاثر ہوا وہ بڑے ملنسار ہنس مکھ اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے بہر حال انہوں نے تشریف لا کر ہمیں بہت عزت دی اللہ پاک ان کی بشری لغزشیں معاف کردے۔

حافظ صاحب موصوف کے بارے میں بہت کچھ تو نہیں جانتا مگر اتنا جانتا ہوں کہ وہ جس گاؤں میں پیدا ہوئے اس گاؤں میں بہت بڑی شخصیات جنم لے چکی تھیں اور حافظ صاحب مرحوم آخری شخصیت ہیں حافظ صاحب مرحوم 1935ء کو رویام خاں طور کے ہاں پیدا ہوئے رویام خاں طور میاں باقر کے عقیدتمندوں میں سے تھے حافظ صاحب مرحوم نے اپنے گاؤں جھوگ دادو ضلع فیصل آباد میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی ۔ابھی پاکستان نیا نیا معرض تشکیل میں آیا تھا حکومت کو اس وقت پڑھے لکھے احباب کی ضرورت تھی تا کہ حکومت پاکستان مستحکم ہو سکے چنانچہ محکمہ پولیس کی طرف سے حافظ صاحب مرحوم کو بطور ایس ،ایچ ،او تعینات کر دیا گیا اور یہ پیغام اور اطلاع بذریعہ ڈاک حافظ صاحب کے والد گرامی کو ملی انہوں نے میاں صاحب مرحوم سے ذکر کیا تو میاں صاحب نے فرمایا او بھرا یعنی میری بھائی یہ حرام کھانے کا محکمہ ہے رویام خاں !اس ہونہار بچے کو برباد نہ کرنا چنانچہ میاں صاحب کے کہنے پر ان کے والد گرامی نے ان کو میاں صاحب کے مدرسہ (خادم القرآن والحدیث) جھوگ دادو ضلع فیصل آباد میں داخل کرا دیا کچھ وقت گزرنے کے بعد میاں صاحب نے حافظ صاحب اور دیگر چند ساتھیوں کو جماعت کی مرکزی دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل کرا دیا ان دنوں شیخ الکل حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی جامعہ میں بطور شیخ الحدیث تھے ان سے فراغت کا اعزاز حاصل ہوا تو فارغ ہونے کے بعد ملک کے مختلف مدارس میں بطور شیخ الحدیث تدریس کرتے رہے اچھا خاصا طویل عرصہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں بطور شیخ الحدیث تدریس میں گزارا پھر طبیعت کی علالت اور کمزوری کی بنا پر اپنے گھر کے ساتھ متصل سدرۃ الاسلام للبنات میں ہی تدریس فرائض سر انجام دیتے رہے حتی کہ لاؤڈ سپیکر بول پڑے کہ حضرات آج شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ بنیامین اس دنیا سے آخرت کی طرف چل بڑے ہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“

یہ اللہ پاک کا عظیم فضل واحسان ہے کہ حضرت حافظ صاحب نے نصف صدی دین توحید کی تعلیم اور درس حدیث کی تدریس میں گزاری

ہے اللہ پاک ان کا یہ عمل قبول فرمائیں۔ مولانا حمزہ طور حماد کا بیان ہے میں بھی کچھ عرصہ جامعہ تعلیم اسلام ماموں کانجن میں درجہ حفظ کا استاذ رہا ہوں میں بھی حضرت حافظ صاحب مرحوم کا ہی ممنون تھا میں نے حضرت حافظ صاحب کو اکثر ذکر الٰہی میں مشغول پایا ہے وہ شب زندہ دار تھے روحانی عامل و مربی تھے جو لوگ فیض یاب ہوتے تو وہ حدمت کے جذبہ سے کچھ پیسے دیتے تو حافظ صاحب وہ پیسے طلبہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے ہر آدمی کے دل میں بستے تھے لوگوں کے غموں میں برابر کے شریک ہوتے تھے مزید یہ کہ حافظ صاحب میں بہت ساری خوبیاں تھیں۔

اساتذہ:۔

اساتذہ کے بارے میں حتمی کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح تلامذہ کے بارے میں بھی کچھ زیادہ نہیں جانتا مگر اتنی بات ضرور ہے کہ کثیر تعداد علماء کرام کی ان سے فیض یاب ہوئی ہے۔

تالیف وتصنیف:۔

ممکن ہے کہ ان کی تصانیف زیادہ ہوں مگر ہمیں جس کتاب نے متاثر کیا ہے وہ ہے الطور الناجی ، یہ علم المیراث کی ایک کتاب السراجی کی شرح ہے یادر کھنا یہ ایک بڑا ادق علم وفن ہے اس موضوع کا انتخاب بتاتا ہے کہ حافظ صاحب کا کس قدر علمی تبحر اور وہ کس قدر مضبوط تھے اس فن کو چھونا ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے۔

لمحہ فکریہ:۔

ایک وقت تھا کہ ایک گروہ ان علوم پر اجارہ داری کا دعویدار تھا دوسری جماعتوں اور مسالک کو وہ ظاہری اور نابلد سمجھتا تھا مگر ہماری جماعت کے اکابر نے ان کا یہ دعویٰ ان کے منہ پر دے مارا ہے میں تمام تصانیف کا تذکرہ تو نہیں کرنا چاہتا مگر اتنا ضرور ذکر کروں گا کہ میراث کے موضوع پر اہل عرب وعجم نے کتب تحریر کی ہیں ہمارے ملک میں ہماری جماعت کے نامور عالم دین مولانا فاروق اصغر صارم مرحوم نے فقہ المواریث تحریر فرما کر ان لوگوں کا طلسم توڑ دیا ہے جو کہا کرتے تھے کہ بتاؤ تم نے کونسی کتاب کسی فن میں تصنیف کی ہے؟

حافظ بنیامین مرحوم نے سراجی کی تشریح فرما کر بتا دیا ہے کہ میدان خالی نہیں ہے پھر پیر محمد یعقوب قریشی شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم نے بھی سراجی کی ایک شرح تصنیف کی ہے انہوں نے اس کا نام رکھا ہے اعانۃ السراجی علی تصریح السراجی اس کو پڑھ کر آدمی کو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ علم وعرفان کے بلند وبالا پہاڑ تھے۔

نوٹ: جامعہ علوم اثریہ والوں نے اس کو شائع کر کے جماعتی ومسلکی اور علمی تڑپ کا ثبوت دیا ہے۔ (جزاھم اللہ خیرا)

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

جامعہ رحمانیہ کنگن پور کے زیراہتمام
خطبہ جمعۃ المبارک

8 جنوری کا خطبہ جمعہ محقق تقابل ادیان ڈاکٹر میاں عبدالسمیع حقانی صاحب امیر ادارہ تحفظ نو مسلمین پاکستان۔

15 جنوری کا خطبہ جمعہ مجاہد ملت مولانا مقبول احمد سلفی آف لاہور ارشاد فرمائیں گے۔ تمام اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل ہے کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔

منجانب: خالد محمود صادق ناظم نشرواشاعت جامعہ رحمانیہ کنگن پور: رابطہ نمبر
0301-4671181;0321-9525689

آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے زیراہتمام مورخہ 25.26 مارچ 2010ء بروز جمعرات، جمعہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ خطبہ جمعۃ المبارک محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکز یہ ارشاد فرمائیں گے۔
تفصیلی اشتہار عنقریب منظر عام پر آئے گا۔

[(مولانا) عبدالقادر ندوی خادم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد 041-3431921..3434221

خطبہ جمعۃ المبارک

29 جنوری 2010ء کا خطبہ جمعۃ المبارک بمقام جامع مسجد السلام اہلحدیث گلشن فیض ہیڈ نو بہار ملتان میں شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری صاحب حفظہ اللہ محدث جلال پوری ارشاد فرمائیں گے" ان شاء اللہ"
برادران اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

منجانب: شعبہ تبلیغ جماعت غرباء اہلحدیث ملتان

☆☆..........☆☆..........☆☆

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون برسٹول (042) 5854010
فون ہیڈ آفس (042) 6581025
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

صدقہ جاریہ کے خواہش مند اور مخیّر حضرات سے

تعمیر مسجد کے لیے اپیل

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ رب العزت کا فرمان ہے..... کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے، تو اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ (رزق میں) تنگی اور فراخی کرتا ہے اور تم تمام لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے [البقرہ: ۲۴۵]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مسجد بنائی اس سے اسکا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی طرح کا (مکان) جنت میں بنائے گا۔ [بخاری عن عثمان بن عفانؓ]

برادران محترم! مسجد اہلحدیث قدیر آباد ملتان کی قدیم ترین مساجد میں سے ہے جسے مولانا عبدالتواب محدث ملتانیؒ و برادران حقیقیؒ نے پہلی مرتبہ 1898ء/1316ھ میں تعمیر کیا تھا اور 1947ء/1367ھ میں دوسری مرتبہ اس میں مزید توسیع کی گئی اس وقت مسجد کی عمارت بہت ہی خستہ ہوتی جا رہی ہے اور کسی بھی وقت خطرہ کا باعث بن سکتی ہے اس لیے مسجد کو شہید کر کے اس کی از سر نو تعمیر بہت ضروری ہو چکی ہے اس سلسلہ میں آپ بھائیوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

نوٹ: مسجد کی تعمیر میں زکوۃ کی رقم خرچ نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی رشوت، سود اور حرام کا مال، کیونکہ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی قبول فرماتے ہیں آیئے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ یہ کام مکمل ہو سکے اللہ تعالیٰ آپ کے مال و جان میں برکت عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ.

اکاؤنٹ: میزان بنک برانچ چوک شہیداں ملتان (برائے زر تعاون) اکاؤنٹ نمبر: 0504-0200001816	برائے رابطہ فون نمبر 0305-6619867

الداعی الی الخیر

حافظ عبدالخبیر اویسی (سابق خطیب اردو بازار لاہور) خطیب و انتظامیہ مسجد جامع اہلحدیث (المعروف مولانا عبدالتواب محدث ملتانی) محلہ قدیر آبادی گلی نمبر 5 ملتان۔